جلد ۳۵ | ۲؍ماہ شہادت ۱۳۲۶ھ | ۹؍جمادی الاول ۱۳۶۶ھ | ۲؍اپریل ۱۹۴۷ء | نمبر ۷۸

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری

قادیان یکم ماہ شہادت۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج ساڑھے پانچ بجے شام بخیر و عافیت سندھ سے واپس تشریف لے آئے۔ حضور کے اہلبیت حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور جملہ خدام بھی تشریف لے آئے ہیں۔ احمدیہ چوک میں احباب نے کثیر تعداد میں جمع ہو کر حضور کا استقبال کیا۔ حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

— حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کا بچہ امین احمد تا حال بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

— آج وکیل المال صاحب تحریک جدید نے سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور ۳۱ مارچ تک وعدہ پورا کرنے والوں کی فہرست دعا کے لئے پیش کر دی۔
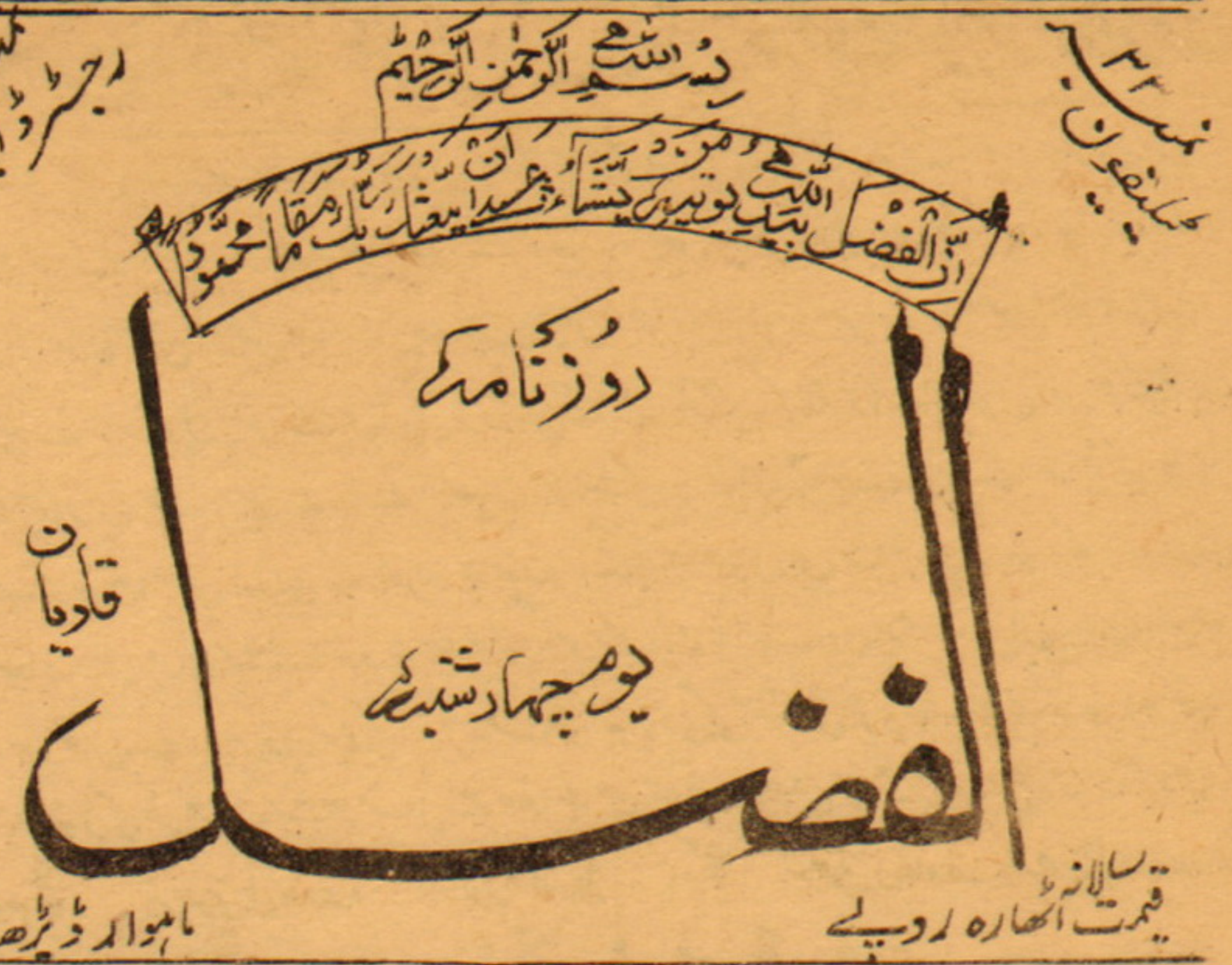
ملک کے بہی خواہوں کے لئے لمحۂ فکریہ

کانگرس کے تحریری قواعد و ضوابط اور مقاصد و اغراض خواہ کچھ بھی ہوں۔ چونکہ اس کے تمام کرتا دھرتا ہندو ہیں۔ اس لئے عملاً اس کے تمام کے تمام اقدامات خاصکر عبوری حکومت کے قیام کے بعد اس بات پر بین شاہد ہیں۔ کہ وہ صرف ایک گروپ جاتی ہندوؤں کی ایجنٹ ہے۔ اور اسی گروپ کا راج یہاں قائم کرنا چاہتی ہے۔ اگرچہ کانگرس کا یہ مرض بہت پرانا ہے۔ لیکن اب یہ ایسی خطرناک صورت اختیار کر چکا ہے کہ ضروری ہو گیا ہے۔ کہ ملک کے حقیقی بہی خواہ اپنی پوری پوری توجہ اس طرف مبذول کریں۔

تعداد کے لحاظ سے یہ گروپ ہندوستانی اقوام میں کچھ بڑا نہیں۔ ایک اندازے کے مطابق تین چار کروڑ سے زیادہ نہیں۔ مگر انگریزی راج کے دوران میں اپنی تمدنی۔ تاریخی تعلیمی۔ تجارتی اور اقتصادی طاقت کے بل پر ہندوستان کی تمام دیگر اقوام پر اس نے ایسی فوقیت حاصل کر لی ہے۔ کہ یہ از سر نو پھر اپنے آپ کو اسی استبدادی دور کے زندہ کرنے کے قابل سمجھ بیٹھا ہے۔ جو دور مسلمانوں کی یہاں آمد سے پہلے پانچ ہزار سال تک ہندوستان کے قدیم اور اصلی باشندوں کو ننگ انسانیت ورن آشرم کے زندان بلا میں گرفتار کر کے اس نے قائم کر رکھا تھا۔ یقیناً آج یہ نہایت رجعت پسند گروپ اپنی ظلم و تعدی کے زمانے کو واپس لانے پر تلا کھڑا ہے۔ جس کو تباہ کرنے کے لئے حضرات مہاویر۔ کرشن۔ بدھ۔ گرونانک اور کبیر جیسے بزرگان نے اپنی زندگیاں صرف کر دیں۔

عبوری حکومت کے دوران میں اس گروپ نے اپنے ارادوں کو اتنا واضح کر دیا ہے۔ کہ بے حس سے بے حس انسان کو بھی انکا بے پناہ دباؤ محسوس کئے بغیر نہیں رہنا چاہیئے تھا۔ مگر سب سے خطرناک بات یہ ہے۔ کہ سوائے اچھوتوں اور مسلمانوں کے ملک کی دوسری اقوام اس خطرہ عظیم کا صحیح اندازہ لگانے میں ناکام ثابت ہوئی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کانگرس ابھی تک اپنے ارادوں پر فریب و مکر کے دبیز غلاف چڑھائے رکھنے میں کامیاب چلی آرہی ہے۔

جیسا کہ ہم نے پہلے عرض کیا ہے۔ یہ خود غرض جماعت تعداد کے لحاظ سے ہندوستانی اقوام میں کوئی خاص امتیاز نہیں رکھتی۔ لیکن چونکہ صدیوں سے ہندوستانی تمدن۔ اور ذرائع رزق پر جبراً قابض چلی آئی ہے۔ اس لئے ہر وقت اسکو سر نکالنے کی جرأت ہوتی رہی ہے۔ اور چونکہ اسکی زندگی کا تمام دارومدار فرقہ بندی کے قیام پر رہا ہے۔ اس نے تمام دیگر ہندوستانی اقوام کو اچھوت قرار دے کر مذہبی دہشت انگیزی سے ان کے حوصلوں کو ایسا پست کر دیا۔ اور ان کی ذہنیت ایسی مسخ کر دی ہے۔ کہ ان مظلوموں نے اس ذلت کو خوشی سے قبول کر لیا۔ یہاں تک کہ ورن آشرم کے جال سے نکلنے کی خواہش بھی ان کی ضمیروں میں مر گئی۔ اور وہ اچھوت پن کے قفس میں ابداً آباد تک مقید ہو کر رہ گئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ جاتیوں کو کروڑوں کروڑ رضامند غلام مفت میں حاصل ہو گئے۔

اس لحاظ سے ہندوستانی جغرافیائی خصوصیت کی وجہ سے جاتیوں کو یہودیوں کی نسبت بر روئے زمین پر انکے مقابلہ کی صرف ایک ہی دوسری مذہبی فرقہ پرست قوم آباد ہے بہت بڑا فائدہ رہا۔ دنیا میں مذہبی فرقہ پرستی کے موجد صرف یہی دو انسانی گروپ ہیں۔ ایک جاتی ہندو اور دوسرا یہودی لیکن یہودی چونکہ نسبتاً ایک کمتر محفوظ خطہ ارضی میں آباد تھے۔ اس لئے انہیں غیر یہودی اقوام پر اپنا استبدادی اقتدار قائم رکھنے کا زیادہ دیر موقعہ نہیں مل سکا۔ بلکہ انہیں اس گناہ کی پاداش میں دوسری اقوام کے ہاتھوں بہت کچھ خمیازہ اٹھانا پڑا۔ مگر ہندوستانی مذہبی فرقہ پرست جاتیوں کی حالت ان سے بالکل مختلف رہی ہے۔ ان کو دوسری ملکی اقوام کو ذلیل ترین پست حالی میں رکھنے کا بڑا موقعہ حاصل رہا۔ اور اب ان کا احساس برتری اس بلندی پر پہنچ گیا ہے۔ کہ صدیوں کی غلامی اور اندرونی مصلحوں کی کوششوں کے باوجود بھی ان کا یہ بخار نہیں اترا۔

الغرض مذہبی فرقہ پرستی جاتی ہندوؤں اور یہودیوں کی گھٹی میں پڑی ہے۔ جب تک یہ دونوں قومیں اپنے حقیقی رنگ میں دنیا میں موجود رہیں گی۔ مذہبی فرقہ پرستی بھی دنیا میں موجود رہیگی اسلئے ہندوستانی اقوام میں سیاسی یکرنگی اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتی۔ جب تک جاتی گروپ اپنے اصلی رنگ میں یہاں برسر اقتدار رہیگا۔ اور ہندوستان کبھی صحیح معنوں میں آزاد نہیں ہو سکے

۳؍اپریل (جمعرات) کو روزہ رکھا جائے

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سات نفلی روزے رکھنے کا جو ارشاد فرمایا ہے۔ اس کے سلسلے میں تیسرا روزہ مورخہ ۳؍اپریل (جمعرات) کو رکھا جائے۔ اور ملک میں امن کے قیام اور فتنہ و فساد کے دور ہونے کے لئے درد دل سے دعائیں کی جائیں۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

جب تک کسی معجزہ سے اس گروپ کی ذہنیت نہیں بدلتی۔

ہندوستان کی بڑی بدقسمتی ہے۔ کہ آج پھر یہ فتنہ نئی طاقتوں اور نئے ہتھیاروں سے لیس ہو کر میدان میں نکل آیا ہے۔ اور اگر ہندوستان کی تمام غیر جاتی طاقتیں مل کر مقابلہ میں نہ اٹھ کھڑی ہوئیں۔ تو ڈر ہے کہ یہاں عنقریب وہی راج پھر قائم ہو جائیگا۔ جس کے ماتحت تمام دیگر اقوام کو اس قسم کی زندگی گزارنے پر مجبور ہونا پڑیگا۔ جس قسم کی زندگی کروڑوں کروڑ اچھوت اور دلت اقوام اب بھی گذار رہی ہیں۔ اس لئے آج سخت ضرورت ہے۔ کہ ملک و قوم کے بہی خواہ خواب غفلت سے بیدار ہوں اور بروقت اسی فتنہ عظیم کا سد باب کرلیں۔ ورنہ پھر رونے اور دانت پیسنے سے کچھ بھی نہیں ہو سکے گا۔

اس گروپ نے اپنی چالاکی سے نیشنلزم کا دام ہمرنگ زمیں ملک کے طول و عرض میں پھیلا رکھا ہے۔ اور دیگر اقوام کے خریدکردہ مصنوعی نیشنلسٹوں کی امداد سے اپنے جال کو مضبوط سے مضبوط تر کرتا چلا جا رہا ہے۔ نیشنلسٹ سکھ۔ نیشنلسٹ اچھوت نیشنلسٹ مسلمان۔ نیشنلسٹ عیسائی۔ نیشنلسٹ چینی۔ نیشنلسٹ بدھ اور تمام دیگر غیر اور نیچ جاتی اقوام کے نیشنلسٹ جو اپنی اپنی اکثریت کے علی الرغم اس تیندوے کی تاروں میں گرفتار ہیں۔ جو نادانستہ زیادہ سے زیادہ ان تامعں کو اپنے گرد لپیٹتے چلے جاتے ہیں۔ اور وہ نہیں جانتے کہ جس کانگرس کو وہ تقویت پہنچا رہے ہیں۔ وہی ہندوستانی افراد و اقوام کی حقیقی آزادی کی سب سے بڑی دشمن ہے۔ اور وہ سب کو جاتی ہندو کا غلام بنا دینا چاہتی ہے۔

اس لئے ہم تمام ان اقوام سے جو واقعی حقیقی آزادی کی خواہشمند ہیں۔ اور جو صدیوں سے زیر دام تڑپ رہی ہیں۔ اور ان اقوام سے جو اس دام میں نئی نئی گرفتار ہونے والی ہیں۔ اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے ملک کو اس حادثہ عظیم سے بچالیں۔

موجودہ کانگرس اپنے آپ کو ہر لحاظ سے انگریزوں کا جانشین بنانا چاہتی ہے۔ اور وہی اصول اختیار کرلیا ہے۔ جس کا الزام وہ انگریزوں پر دھرتی رہی ہے۔ کہ "پھوٹ ڈالو اور حکومت کرو" وہ جاتی اژدہا کا منہ بنکر سب اقوام کو سموچا ہی نگل جانا چاہتی ہے۔ وہ اچھوتوں کو ہندوؤں کا انگ اس لئے نہیں بنانا چاہتی۔ کہ اچھوت اور جاتی ہندو ایک ہی خدا کے بندے ہیں۔ اور بلحاظ انسان ان کے حقوق مساوی ہیں بلکہ صرف انہیں اپنی اغراض کا آلہ کار بنانا چاہتی ہے۔ طاقت ہاتھ آجانے پر پھر وہی پرانی داستانیں دہرائی جائیں گی۔ جن کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ یہی حال سکھوں کا جینیوں کا بودھوں کا۔ قبائل اقوام کا۔ عیسائیوں کا۔ پارسیوں کا۔ مسلمانوں کا اور دیگر تمام اقوام ہند کا ہوگا۔ وہ سب کو جاتی کا انگ بتائیگی۔ مگر یہ انگ "پاون" ہوگا نہ کوئی اور۔ وہ سب کو جاتی ہندوؤں کا پاؤں بنانا چاہتی ہے۔ جس کے سہارے پر وہ خود کھڑی رہیں۔ مگر دوسروں کو جسم کا ذلیل ترین عضو بنائے رکھیں۔ اسی نے "پھوٹ ڈالو اور حکومت کرو" کے اصول پر عمل کرتے ہوئے پنجاب میں سکھوں کو ابھار کر مسلم لیگ کے مقابلہ پر کھڑا کر دیا ہے۔ اور جو ہولناک فسادات یہاں ہوئے ہیں یہ سب اسی مہربانیوں کا ایک کرشمہ ہے جب گاندھی جی نے سکھوں کو مشورہ دیا تھا۔ تو ہمارا ماتھا اسی وقت ٹھنکا تھا۔ پھر یہ زہریلا بیج کانگرس کے ریزولیوشن سے اگایا گیا۔ اور کئی کئی طریقوں سے اسکی آبیاری کی گئی۔ یہاں تک کہ یہ پودا اب درخت بن کر پھولنے پھلنے لگا ہے۔ جس کا ایک پھل پنجاب کے فسادات ہیں۔ اسلئے جب تک کانگرس کی باگ ڈور جاتی لیڈروں کے ہاتھ میں رہے گی۔ ہندوستانی اقوام کی خونریزی اور بربادی جاری رہیگی۔ اور جاتی ہندو اونچے سے اونچے مقامات حاصل کرتا چلا جائیگا۔ یہاں تک کہ پھر اس کا کوئی علاج نہیں ہو سکیگا۔ اگر ہندوستان میں امن قائم رکھنا ضروری ہے۔ تو اس مدعا کو حاصل کرنے کے لئے یہ بھی نہایت ضروری ہے۔ کہ کانگرس کی باگ ڈور ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں نہ رہے۔ جو پرلے درجے کی فرقہ دارانہ ذہنیت کا اظہار کر چکے ہیں۔ آج اگر اسکی باگ ڈور ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں ہوتی۔ جو حقیقی طور پر سب ہندوستانیوں کی یکساں آزادی کے خواہشمند ہوتے تو یقیناً ہندوستان میں وہ فتنہ و فساد رونما نہ ہوتا جو اس وقت ہو رہا ہے۔

ہم جاتیوں کے دشمن نہیں۔ مگر ہم چاہتے ہیں کہ وہ جہاں خود جینا چاہتے ہیں۔ دوسروں کو بھی جینے دیں۔ وہ اپنی زندگی اپنے مذہبی اصولوں کے مطابق گزارنے میں آزاد ہیں۔ لیکن اسی فرقہ دارانہ زندگی کو دوسروں پر اس طرح ٹھونسنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ کہ جس سے ہندوستان کے دیگر چھتیس کروڑ انسانوں پر زندگی دو بھر ہو جائے۔ اور نہایت معمولی اقلیت ہوتے ہوئے محض ناجائز طور پر انہوں نے اپنے سے بہت بڑی اکثریت پر فوقیت حاصل کر رکھی ہے اور اس سے ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک اقلیت تمام ہندوستان پر حکومت کرے اور باقی ہندوستانی اقوام ان کی غلام بن کر رہ جائیں۔ جاتی ہندو کا راج ویسا ہی سامراج راج ہے۔ جیسا کہ انگریزوں کا راج سامراج ہے۔ کانگرس لاکھ اپنے منہ سے جھوٹے دعوے کرے۔ مگر وہ ہرگز ہندوستان کی تمام اقوام کی نمائندہ نہیں ہے۔

امریکہ کی جماعتوں کے قابل تعریف اور شاندار وعدے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور مندرجہ ذیل تفصیل سے امریکن احمدیہ جماعتوں کے وعدے پیش ہو کر منظور ہو چکے ہیں۔ یہ وعدے مکرم صوفی مطیع الرحمن صاحب۔ چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر اور مرزا منور احمد صاحب مبلغ نے حضور میں پیش کئے ہیں۔ ان وعدوں کے لئے تحریک کرنے والے مبلغوں اور تحریک جدید کے جہاد میں شامل ہونے والے مخلصین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس لئے شائع کیا جا رہا ہے۔ کہ وہ جماعتیں اور ان کے افراد جو ہندوستانی جماعتوں میں شامل ہیں۔ ان کے وعدوں کی میعاد ۳۰ / اپریل ۱۹۴۷ء اور جو جماعتیں اس ملک کے باشندوں پر مشتمل ہیں۔ ان کی میعاد ۳۰ / جون ہے۔ بیرون ہند کی ہر جماعت کو یہ پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ امریکن جماعتوں کی طرح گذشتہ سال کے مقابلہ میں تیرھویں سال میں ڈبل سے بھی زیادہ کر دیں۔

نام جماعت	تیرھویں سال کا وعدہ	بارھویں سال کا وعدہ (ادا شدہ)
شکاگو	۳۱۰	۱۱۱
انڈین پولیس	۲۱۵/۵۰	۱۳۲
ڈیٹن	۵۲۵	۳۷۵
نیگس ٹون	۶۴	۲۰
پٹسبرگ	۳۴۹	-
بالٹی مور	×	۶۷
کلیولینڈ	×	۱۱۴
	۱۴۶۳/۵۰ ڈالر	۸۱۹ ڈالر

شکاگو کے متعلق اطلاع ہے۔ کہ ابھی اور بھی وعدے ارسال ہوں گے۔ اور بالٹی مور اور کلیولینڈ کا وعدہ ابھی آنے والا ہے۔ باوجود اس کے گذشتہ سال کے مقابل میں یہ وعدے ۸۰ فیصدی اضافہ سے ہیں اور مزید وعدے آنے پر ان شاء اللہ تعالیٰ ڈبل سے زیادہ ہو جائیں گے۔ اللّٰھم زد فزد۔

بیرون ہند کی ہر جماعت جہاں جہاں مبلغ ہیں۔ مبلغوں کو چاہیئے کہ وہ نہ صرف خود شاندار اضافہ کے ساتھ اپنے وعدے دیں اپنا نیک اور قابل تقلید نمونہ پیش کرکے عملی تحریک کریں۔ تاکہ ان کی جماعتوں کے افراد بھی شاندار اضافہ پیش کریں۔ بیرون ہند کی اکثر جماعتوں کے وعدے ابھی تک نہیں پہنچے۔ امید ہے کہ یورپین ممالک۔ بلاد عربیہ جاوا۔ سماٹرا اور انڈونیشیا سنگاپور اور مشرقی و مغربی افریقہ وغیرہ کی جماعتوں کے وعدے وقت کے اندر حضور کی خدمت میں پیش ہو جائیں گے۔ مگر ضرورت اس کی ہے کہ قربانی شاندار اور نمایاں ہو۔

(وکیل المال تحریک جدید)

اشتہارات کے ریٹ

صدر انجمن احمدیہ نے "الفضل" میں شائع ہونے والے اشتہارات کے جو ریٹ مقرر کئے ہیں۔ وہ مشتہرین کی آگاہی اور سہولت کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

اشتہارات کے مخصوص صفحات کے ریٹ

¼ کالم ۔۔۔۔ ۵ روپے ایک بار
نصف کالم ۔۔۔۔ ۹ " " "
ایک کالم ۔۔۔۔ ۱۶ " " "
دو کالم (نصف صفحہ) ۔۔۔۔ ۳۰ " " "
۴ کالم (پورا صفحہ) ۔۔۔۔ ۵۰ " " "

مضامین کے صفحات میں شائع ہونیوالے اشتہارات

¼ کالم ۔۔۔۔ ۷ روپے ایک بار
½ کالم ۔۔۔۔ ۱۲ " " "
۱ کالم ۔۔۔۔ ۲۲ روپے ایک بار
۲ کالم (نصف صفحہ) ۔۔۔۔ ۴۰ " " "
۴ کالم (پورا صفحہ) ۔۔۔۔ ۷۰ " " "

آخری صفحہ میں شائع ہونیوالے اشتہارات

¼ کالم ۔۔۔۔ ۹ روپے ایک بار
½ کالم ۔۔۔۔ ۱۵ " " "
ایک کالم ۔۔۔۔ ۲۷ " " "
۲ کالم (نصف صفحہ) ۔۔۔۔ ۵۰ " " "
۴ کالم (پورا صفحہ) ۔۔۔۔ ۹۰ " " "

پہلے صفحہ پر شائع ہونے والے اشتہارات

فی مربع انچ ۔۔۔ ۸ ۔۔ ۲ روپے

کمیشن یعنی ڈسکاؤنٹ کا ریٹ مندرجہ ذیل ہے:۔

۲ صفحہ سے ۱۰ صفحہ تک اشتہار دینے والوں کو ۲½ فیصدی
۶ " " ۲۰ " " " " " ۵ "
۲۱ " " ۳۵ " " " " " ۷½ "
۳۶ " " ۵۰ " " " " " ۱۰ "
۵۱ " " ۷۵ " " " " " ۱۲½ "
۷۶ " " ۱۰۰ " " " " " ۱۵ "

آسمانی آواز

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار

آج دنیا میں ایک فساد عظیم برپا ہے ایک طرف تباہی و بربادی فساد و بغاوت کشت و خون کا بازار گرم ہے۔ تو دوسری طرف گناہ و معصیت فسق و فجور، شرک و بدعت عیاشی و مکاری کا ایک تلاطم خیز سیلاب بنی نوع انسان کو اپنے ساتھ ایک تنکے کی طرح بہائے لئے جارہا ہے علماء و فقہاء و مذہبی راہ نما عرصہ دراز سے اپنی اپنی جگہ پر اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ کہ کسی طرح قوم اس مصیبت سے بچ جائے۔ لیکن قوم کا بچنا تو درکنار یہ بے پناہ سیلاب رہبران قوم کو بھی اپنے ساتھ بہائے لئے جارہا ہے۔ کسی شاعر نے موجودہ زمانے میں اسلام اور مسلمانوں کی بے چارگی کا نقشہ ان الفاظ میں کیا ہی پر درد طور پر کھینچا ہے۔ کہ آج اسلام کی کشتی ایک ایسے سیلاب عظیم میں ڈگمگا رہی ہے۔ کہ اگر اس کی جگہ کشتی نوح ہوتی تو یقیناً غرق ہو جاتی۔ ملاحظہ ہو شاعر کہتا ہے ؎

ہے وہ تلاطم غرق ہو جس میں سفینہ نوح کا
اسلام کی کشتی بچا اے دو جہاں کے ناخدا

اور سچ بھی یہی ہے کہ آج کشتیٔ اسلام کو اس منجدھار سے نکال باہر کرنا مسلمانوں کے بس کی بات نہیں رہی۔ اور جو بھی اس غلط فہمی میں مبتلا ہے۔ اسے خطرناک دھوکا لگا ہے۔ ایسے شخص کی مثال کبوتر کی طرح ہے۔ جو بلی کو دیکھ کر آنکھیں بند کرلے۔ اور سمجھ لے کہ اس طرح ہم خطرے سے محفوظ ہو جائینگے۔ پس آج ہر مسلمان پر لازم ہے۔ کہ وہ ٹھنڈے دل سے اس بات پر غور کرے۔ اور خدا و رسول کو حاضر و ناظر جان کر ایمانداری سے بتائے کہ کیا آج اسلام پر ایسا زمانہ نہیں آیا۔ اور کیا آج یہ امت مرحومہ خیر امت یعنی بہترین امت کے اس جلیل القدر لقب کے لائق ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے آج سے چودہ سو سال پہلے اسے عطا ہوا تھا؟ یا یہ کہ اب اس کے بالکل برعکس شر امت، یعنی بدترین امت کا پست ترین لقب بالکل ان کے حسب حال ہے۔ ایسی صورت میں کیا اسلام کے پاک نام۔ قرآن عظیم کے بلند شان اور حضرت سرور کائنات فخر موجودات صلے اللہ علیہ وسلم کے ناموس و عزت کے لئے یہ ذلت کچھ کم ہے؟ اگر کم نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر جائے غور ہے۔ کہ اب بھی اس نائب رسول اور محافظ اسلام کی جستجو اور تلاش سے لاپرواہ رہنا اور اس کے آمد کے زمانہ کو دور سمجھے رہنا کہاں کی دانائی ہے۔ یہ تو پھر وہی غلطی ہوئی۔ جو خدائے تعالےٰ کی طرف سے آنے والوں کے منکرین کو ہمیشہ لگتی رہی۔ اور جس کی وجہ سے وہ ہر آنے والے کی آمد کو بے وقت سمجھ کر انکار کرتے رہے۔ قرآن کریم میں ایسے لوگوں کی سخت مذمت کی گئی ہے۔ اور مسلمانوں کو ان کی قولی اور فعلی مشابہت سے ہوشیار کیا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ منکروں کے متعلق فرماتا ہے قالوا مثل ما قال الاولون یعنی منکرین ہمیشہ وہی کہتے ہیں جو پہلے انکار کرنے والوں نے کہا۔ اور وہیں ٹھوکریں کھاتے ہیں جہاں پہلے منکرین نے ٹھوکریں کھائی ہیں ایسی صورت کیا آج مسلمانوں کو لازم ہے۔ کہ باوجود ان سب باتوں کے جاننے کے پھر بھی وہ ان ہی لوگوں کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں۔ اور اصلاح کی ضرورت کو شدت کے ساتھ محسوس کرتے ہوئے بھی اس موعود مصلح کے آمد کے زمانہ کو دور سمجھیں۔ اور اپنے آپ کو اصلاح یافتہ قرار دیں؟ کیا حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے منکرین نے بھی یہی نہیں کہا کہ ہم اصلاح یافتہ ہیں۔ ہم کو آج کسی مصلح کی ضرورت نہیں۔ دیکھو قرآن کریم میں آتا ہے۔ کہ جب کفار کو یہ کہا جاتا ہے کہ تم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اور تقوےٰ اختیار کرو۔ تو وہ جواب دیتے ہیں، کہ انما نحن مصلحون یعنے ہم تو خود اصلاح کرنے والے ہیں۔ ہمیں محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو قبول کرنے کی ضرورت نہیں۔

پس خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو وقت و زمانہ کو پہچاننے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیونکہ یہی ہیں وہ لوگ جنہوں نے ہر آنے والے کو قبول کیا۔ اور بد قسمت ہیں وہ لوگ جنہوں نے وقت و زمانہ کو پہچاننے کی کوشش نہ کی۔ کیونکہ یہی ہیں وہ لوگ جنہوں نے ہر آنے والے کا انکار کیا۔

سو آج بھی ٹھیک اس وقت جبکہ زمانہ پکار پکار کر کہہ رہا تھا۔ کہ کسی مصلح کو خدا کی طرف سے آنا چاہیئے اور زمین بندوں کے گناہوں اور بداعمالیوں کے بوجھ سے دبی جارہی تھی۔ اور کراہ کراہ کر خدا سے امان کی طالب تھی۔ اور ظہر الفساد فی البر والبحر یعنی ساری دنیا فساد سے بھر گئی ہے کا پورا پورا نقشہ ہماری آنکھوں کے سامنے تھا۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے اس وعدہ کو یاد کیا۔ جو اس نے اپنے پیارے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا۔ اور آپ ہی کی امت میں سے حضرت اقدس سیدنا میرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور آپ کی اطاعت، اور غلامی کے نتیجہ میں اپنے الہام و وحی سے نوازا۔ اور اس چودھویں صدی کے سر پر اصلاح خلق کے لئے مبعوث فرمایا۔ حضرت احمد علیہ السلام اپنے آقا و سردار حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے نام نامی احمد کے حامل تھے۔ اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے صفات احمدی کے ظہور کے لئے تشریف لائے تھے۔ حضور کا دعوےٰ آپ ہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"جب تیرھویں صدی کا آخر ہوا۔ اور چودھویں صدی کا ظہور ہونے لگا تو اللہ تعالےٰ نے الہام کے ذریعہ مجھے خبر دی۔ کہ تو اس صدی کا مجدد ہے"۔ (کتاب البریہ)

"اب بالآخر یہ سوال باقی رہا۔ کہ اس زمانے میں امام الزمان کون ہے۔ جس کی پیروی تمام عام مسلمانوں اور زاہدوں اور خواب بینوں اور ملہموں کو کرنی خدا تعالےٰ کی طرف سے فرض قرار دیا گیا ہے۔ سو اس وقت میں بے دھڑک کہتا ہوں کہ خدا تعالےٰ کے فضل و عنایت سے وہ امام الزمان میں ہوں"۔ (ضرورۃ الامام)

"خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی مقصد ہے جس کے لئے میں بھیجا گیا"۔

(الوصیۃ)

مبارک ہیں وہ جو اللہ تعالےٰ کے اس بلاوے پر لبیک کہتے ہوئے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے کامل بروز حضرت احمد علیہ السلام کے بلند کئے ہوئے اسلامی پرچم کے نیچے جمع ہو جاتے ہیں۔ اور اس جہاد کبیر میں شامل ہو جاتے ہیں جس کو آپ نے خدا تعالےٰ کے حکم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عین منشاء کے مطابق شروع کیا ہے۔ اور اس طرح اسلام کو کل ادیان عالم پر غالب کرنے والی اس آخری جماعت میں شامل ہونے کا فخر حاصل کریں جس کا ذکر صحابہ کرام کے ساتھ بایں الفاظ قرآن کریم میں مذکور ہے۔ کہ و آخرین منہم لما یلحقوا بہم یعنی تمہاری طرح (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) اسلام کو غالب کرنے والی اور اس راہ میں اپنا سب کچھ قربان کرنے والی ایک آخری جماعت بھی ہے۔ جو آخری زمانہ میں اس عظیم الشان کام کو سرانجام دے گی۔ لیکن وہ ابھی تمہارے ساتھ وابستہ نہیں ہوئی ہے ؎

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

وما علینا الا البلاغ

(سید ہمایوں جاہ کلکتہ بی۔ اے)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے ایڈیٹر

مکتوب دمشق

تحریک صہیونیت کا فلسطین میں لائحہ عمل

فلسطین میں یہودی حکومت بنانے کے منصوبے

امام جماعت احمدیہ کی دور رس نگاہ

از شیخ نور احمد صاحب منیر مجاہد تحریک جدید

یہودی ایجنسی موجودہ وقت میں جو کھیل کھیل رہی ہے۔ یا کھیلنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ لازمی طور پر اس کے لئے وسیع میدان کی ضرورت ہے۔ اس سلسلہ میں مصر کے مشہور مجلہ "المصور" میں تحریک صہیونیت کا آئندہ پروگرام شائع ہوا ہے۔ جس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ فلسطین میں یہودی حکومت بنانے کے منصوبے کئے جا رہے ہیں۔ اور عربوں کو ہر لحاظ سے کمزور کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے نیز عرب قوم میں باہمی منافقت پیدا کر کے اس کے لیڈروں کے اعتماد اثر و رسوخ کو پبلک میں کم کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ تاکہ عرب قوم کی راہنمائی صحیح طور پر کوئی نہ کر سکے۔ اور فلسطین شتر بے مہار کی مانند ہو جائے۔ یہی نہیں بلکہ عربوں اور عیسائیوں کے درمیان مذہبی جنگ و جدال پیدا کر کے ان کی توجہ کو منتقل کر دیا جائے۔ ذیل میں وہ لائحہ عمل مختصر لفظوں میں تحریر کیا جاتا ہے۔ جس کو جاری کرنے کا یہودی ایجنسی عزم صمیم کئے ہوئے ہے۔

الاول۔ تحریک صہیونیت کا یہ فرض اولین ہے۔ کہ وہ فلسطین کو یہود کا قومی وطن بنانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے۔

الثانی۔ یہودی حکومت کی حدود شمال سے صیدا کی بندرگاہ (واقع لبنان) سے شروع ہو کر بحر ابیض کی بندرگاہ عدیش تک جنوباً اور عقبہ کی بندرگاہ واقع بحر احمر تک ہونگی۔ دولت یہودیہ کے لئے بحر اردن بمنزلہ ریڑھ کی ہڈی کے ہے۔ اور اس پر ایسے طریق سے قبضہ کیا جائے۔ کہ مشرق الاردن کے موجودہ پایہ تخت عمان پر قبضہ کر کے بادیۃ الشام اور حجاز پر بھی قبضہ کیا جائے۔

الثالث۔ ان حدود میں کسی نہ کسی طریق سے بھی سیاسی اور اقتصادی نفوذ پیدا کیا جائے۔ تاکہ سلطنت یہودیہ کے قیام میں سہولت پیدا ہو سکے۔

الرابع:۔ صہیونیت جس یہودی حکومت کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے قدیم زمانہ سے اس کو ہمارے ورثہ میں کر رکھا ہے۔ اس لئے اس امر میں کسی قسم کی کوتاہی اور غفلت سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ اور اگر موجودہ وقت میں ہم ان مقاصد میں کامیاب نہ ہو سکیں۔ تو اس سکیم کو نظر انداز بھی نہیں کرنا چاہیئے۔ تاکہ اسرائیلی حکومت کا اسرائیل کی زمین پر اعادہ کیا جائے۔

الخامس۔ اگر صلح کن طریقوں سے کامیابی نہ ہو سکے۔ تو جبر و تشدد کے بل بوتے پر اور ہر ممکن ذرائع سے اس سکیم پر عمل کیا جائے۔

السادس۔ عربوں سے پہلے خلاصی حاصل کی جائے۔ پھر ان کے ذریعہ سے انگریزوں سے چھٹکارا حاصل کیا جائے۔ اور فلسطین صرف یہودیوں کے لئے ہی رہ جائے۔ اور اس کا بادشاہ بھی یہودی ہو۔

السابع۔ ہر یہودی جو منافع پیدا کرے۔ تو وہ اس سلطنت کے قیام پر خرچ کیا جائے۔ دوسرے لفظوں میں تمام دنیا کے یہود کا مال اس غرض کے لئے خرچ کیا جائیگا۔

الثامن۔ سلطنت کی قوت کا باعث مال بطور ستون کے ہوتا ہے۔ اور ہم بذریعہ مال زمین کے علاوہ کچھ اور بھی حاصل کریں۔ یعنی عربوں اور دوسری اقوام کو روپیہ کی لالچ سے خرید لیا جائے۔ اور اس طریق سے قومی غیرت کے مادہ کو مفقود کر دیا جائے۔

التاسع۔ آج تحریک صہیونیت کا حقیقی دوست اور خیر خواہ وہ ہے۔ جو اس کے مقاصد و اغراض میں دست تعاون دراز کرتا ہے۔

العاشر:۔ مسلمانوں اور مسیحیوں کے درمیان قدیمی تعصبات ہیں۔ ان کا از سر نو احیا کیا جائے۔

یہ وہ حقیر پروگرام ہے۔ جو عبرانی زبان میں تحریر کیا گیا ہے۔ اور تحریک صہیونیت کا ہر ممبر اس کو پوشیدہ رکھنے کا بذریعہ حلف عہد کرتا ہے۔

امام جماعت احمدیہ کی دور رس نگاہ

اگر میں غلطی نہیں کرتا تو حضرت امام جماعت احمدیہ نے ایک موقع پر مجلس عرفان میں قضیہ فلسطین کے متعلق اپنے قیمتی افکار کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ہم فلسطین میں یہود کے داخلہ کی اس لئے مخالفت کرتے ہیں۔ کہ حجاز فلسطین سے بہت زیادہ قریب ہے۔ اور بعینہ تحریک صہیونیت اس امر کا عزم کئے ہوئے ہے۔ کہ معاذ اللہ حجاز میں بھی گڑبڑ کی جائے۔

مفتی فلسطین

اس سلسلہ میں تحریک صہیونیت کی مجلس عاملہ کے رئیس "دافید بن غوریوں" نے اس امر کا اظہار کیا ہے۔ کہ کسی نہ کسی طریق سے مفتی اعظم فلسطین الحاج امین الحسنی کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کو زائل کیا جائے۔

تحریک صہیونیت کا فلسطین میں آمد و خرچ کا گوشوارہ

یہودی مستعمرات قلعہ کی صورت میں

حال ہی میں یہودی کارکنوں کی مجلس عاملہ "ھستدلات" نامی نے اپنی سالانہ کانفرنس میں آمد و خرچ کا گوشوارہ پیش کیا ہے۔ جس سے مستقبل میں یہودی عزائم پر ایک خاص روشنی پڑتی ہے۔ نیز اراضیات یہود کو پانی بہم پہنچانے کے وسائل میں سہولت پیدا کرنے کے لئے ایک رقم خطیر خرچ کی گئی ہے۔ اور کی جائیگی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہود نامسعود فلسطین میں ہر یہودی کھیت۔ پہاڑی۔ ہر میدان اور ہر گاؤں کو سوئٹزرلینڈ بنانے کی مساعی میں مصروف پیکار ہیں۔

۱۔ یہودی ایجنسی کو ۷۵،۱ ملین پونڈ گذشتہ سالوں میں وصول ہوئے۔ جن میں سے ۱ ملین پونڈ "الکمون ھایسود" سوسائٹی نے ارسال کئے۔ (یہ وہ سوسائٹی ہے۔ جو یہودیوں کو زراعتی فارمز بنانے کے لئے روپیہ دینے کی ذمہ وار ہے۔

۲۔ ۱۹۴۶ء کے ابتدائی نو ماہ میں ½۵ ملین پونڈ خرچ کئے گئے۔ جن میں سے دو ملین اخراجات ہجرت پر اور دو ملین پونڈ زراعتی اخراجات پر اور بقیہ اخراجات رہائش کے لئے خرچ کئے گئے۔

۳۔ امسال کی آمدنی ½۱ ملین پونڈ ہوگی۔ جو زراعتی۔ اقتصادی۔ صنعتی اور تجارتی سکیموں پر خرچ کی جائے گی۔ نیز عربوں کی طرف سے جو یہودی مال کا بائیکاٹ کیا گیا ہے۔ اس کے ضرر اور نقصان کے ازالہ کے لئے بھی خاص توجہ کی جائیگی۔ اسی ضمن میں آج دمشق کے روزنامچہ "الفتح" نے انکشاف کیا ہے۔ کہ بیس ہزار یہودی فلسطین کو چھوڑنے کے لئے تیار ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ عربوں کے مقاطعہ کی وجہ سے ہی ہے۔ ہماری یہ خواہش ہے۔ کہ یہ مقاطعہ استقلال اور باقاعدہ تنظیم سے جاری رکھا جائے۔

۴۔ باہمی اتفاق سے یہ امر طے ہوا ہے۔ کہ دس ہزار نئے مہاجرین کو زراعتی سکیم کے ماتحت پناہ دی جائے۔ اور دوسری تجویز جو کانفرنس میں پیش کی جائے گی۔ وہ نو ملین نئے یہود کو پناہ دینے کے لئے انتظامات پر مشتمل ہوگی۔ نیز اس سلسلہ میں نئے زراعتی فارمز کے قیام کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اور حصول پانی کے لئے ایک رقم کثیر خرچ ہوگی۔

۵۔ اس موقعہ پر "المسیو دلیبی" جو "الکیر کایمت" سوسائٹی کے نمائندہ ہیں۔ (یہ سوسائٹی فلسطین میں زمین خرید کرنے کی ذمہ وار ہے)۔ نے کہا کہ ہم نے سابقہ فلسطین کانفرنس کے انعقاد سے موجودہ کانفرنس کے انعقاد تک ۸۰۰۰۰،۷ کنال زمین خرید کی ہے۔ (واضح رہے یہود فلسطین میں ایسے طور پر مکان تعمیر کرتے ہیں۔ کہ جو کئی منزلوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اور اس میں کئی سو آدمی رہائش رکھ سکتے ہیں)

اس ضمن میں یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ فلسطین کے جنوب میں ایسے طور پر مستعمرات بنائے جاویں جو قلعہ یا برج کی صورت رکھتی ہوں۔ تاکہ کماحقہ، حفاظت بھی ہو سکے۔ (تاکہ بم و بارود کو محفوظ طریقہ سے رکھا جائے۔

ایک خطرناک سکیم

مجلس مذکور کے اجلاس میں ایک لیکچرار نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ کہ فلسطین کے یہو. کو بطور قرض ۲۵ ملین پونڈ دیئے جائیں۔ تاکہ وہ فتنہ و فساد کی چنگاری کو مزید روشن کریں۔ اور یہ رقم جلتی پر تیل کا کام دیوے

نئے ارض و سماء

لنڈن مشن کا ذکر ایک اہم رسالہ میں

مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب از لنڈن

گریٹ برٹن اینڈ دی ایسٹ (Great Britain and the East)

یہاں کا ایک اہم ماہوار رسالہ ہے۔ اس کے گذشتہ ماہ کے نمبر میں ہمارے مشن اور جماعت کی تبلیغی مساعی کے متعلق "لنڈن میں اسلام" کے موضوع سے ایک بیان شائع ہوا ہے۔ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بعض حصوں کا اقتباس قارئین الفضل کی دلچسپی کے لئے پیش خدمت کیا جائے۔

مضمون نگار نے اپنے مضمون کو یوں شروع کیا ہے "ایک طرف جہاں دنیا کے مدبرین پیرس اور نیویارک میں جمع ہو کر دنیا کے امن کی تدابیر کر رہے ہیں۔ وہاں دوسری طرف لنڈن میں ایک اور مختصر سی مسلم جماعت جو مختلف اقوام کے افراد پر مشتمل ہے نظر آتی ہے۔ جو ساؤتھ فیلڈز کی چھوٹی سی سفید عمارت میں مجتمع ہو کر ایک دوسرے طریق پر دنیا میں اتحاد اور آشتی پیدا کرنے کی کوششوں میں مصروف ہے۔

مسجد لنڈن میں جو سلسلہ احمدیہ اسلامیہ کا برطانیہ میں ہیڈ کوارٹر ہے۔ مختلف ممالک کے لوگ مثلاً افریقہ۔ عرب ایران ہندوستان اور اسی طرح یورپ کے مختلف علاقوں کے باشندے اور نیز اور بہت سے ممالک جن کا تفصیلی ذکر طوالت کا باعث ہو جائے گا۔ وقتاً فوقتاً یہاں اس مقصد کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ آجکل اس مشن کا انتظام چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی کی راہنمائی میں ہو رہا ہے۔ جو گویا ساتویں امام ہیں جب سے کہ مشن قائم ہوا۔

اس ترقی کرنے والی جماعت کے مخلص اور جوشیلے افراد اسلام کی ترقی کی خاطر۔ اور ایک خدا کی پرستش کے قیام کے لئے تمام دنیا کو دعوت دینے میں مصروف ہیں۔ وہ صرف عبادت ہی نہیں کرتے بلکہ اور بھی مفید کام کرتے ہیں۔

جنگ کے ایام میں مختلف ممالک مثلاً ہالینڈ۔ سپین۔ پرتگال۔ جرمنی۔ فرانس اٹلی اور روس کے پناہ گزین زبان دانوں کے ذریعہ انہوں نے قرآن شریف کو مختلف زبانوں میں ترجمہ کروانے کا کام بھی سرانجام دیا۔ جماعت کے تبلیغی کام بغیر کسی روک ٹوک کے جاری ہیں۔ اس کی مالی امداد جماعت کے طوعی چندوں سے ہوتی ہے۔ اور تمام افراد اپنی آمد کا ۱/۱۶ سے ۱/۳ حصہ تک خوشی سے ادا کرتے ہیں۔ اس اجتماعی قربانی ہی کی وجہ سے عام دنیا پر یہ اثر ہے کہ یہ جماعت تمام اسلامی انجمنوں سے زیادہ مالدار ہے۔ مگر حقیقتاً اس کے پیچھے محض اس کا اخلاص اور خدا کی خاطر سب کچھ قربان کر دینے کی خواہش کارفرما ہے۔

پھر محترم امام صاحب کا ذکر کرتے ہوئے لکھا۔ کہ وہ ایک قابل نوجوان ہیں۔ جنہوں نے گذشتہ اپریل میں اس مسجد کا چارج لیا۔ آپ نے اوائل عمر میں ہی اس غرض کے لئے اپنے آپ کو وقف کیا ہوا تھا۔ وہ پنجاب کے ایک مشہور خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے تین چھوٹے بھائی دوران جنگ میں جنگی خدمات پر مامور تھے ان میں سے ایک میجر ایس۔ اے باجوہ اب زندگی وقف کرنے کے بعد جماعت کے مرکز قادیان میں انجمن کے کام پر ان دنوں متعین ہیں۔

پھر لکھا ہے امام صاحب موصوف ایام جنگ میں جماعت کے دیوانی معاملات میں قضاء ر (وال) کے قاضی تھے (یہ جماعت بعض دیگر فرقوں کی طرح اپنے دیوانی معاملات کا باہم رضامندی سے اپنی عدالتوں میں ہی تصفیہ کرتی ہے) نیز کچھ عرصہ آپ نے ایک انگریزی رسالہ کی ایڈیٹری کے فرائض بھی انجام دئیے۔

میرے دریافت کرنے پر کہ وہ کتنا عرصہ انگلینڈ میں قیام کریں گے۔ انہوں نے بتایا کہ مجھکو کوئی علم نہیں۔ اور پھر ذرا ہنس کر فرمایا کہ ہمارے متعلق اس قسم کے فیصلہ جات مرکز میں ہمارے امام کے ذریعہ سے ہی ہوتے ہیں۔

نومبائعین کے سوال پر آپ نے مسٹر ایرک کنزہ جرمن قیدی کا ذکر خاص طور پر کیا جس نے تھوڑا عرصہ ہوا ہے اسلام قبول کیا ہے آپ نے بتایا کہ اس جرمن احمدی نے مسجد کا علم حاصل کر کے امام کو خط لکھا جس میں اسلام کے متعلق کچھ معلوم کرنے کی خواہش کا اظہار تھا۔ چنانچہ جواب کے علاوہ وار آفس سے اجازت حاصل کر کے مسٹر کنزہ سے ملاقات کی۔ چنانچہ اسلام کے متعلق صحیح معلومات حاصل کرنے کے بعد وہ مسلمان ہو گئے۔ بعد ازاں وار آفس نے ہماری درخواست پر یہ مہربانی بھی کی۔ کہ انہیں لنڈن میں منتقل کر دیا۔ جہاں وہ مسجد میں جا کر نمازوں وغیرہ میں آسانی سے شامل ہو سکتے ہیں۔ مسٹر کنزہ جلدی ہی اپنے ملک واپس بھیج دئیے جائیں گے۔ جہاں وہ تبلیغ اسلام کا کام کرنے کی خواہش بھی اپنے دل میں رکھتے ہیں۔

مسٹر باجوہ کے نائبین میں سے ایک انگریز نوجوان مسٹر بشیر احمد صاحب آرچرڈ ہیں جو پہلے ڈوگرہ رجمنٹ کے ایک افسر تھے۔ آپ عربی تعلیم حاصل کر رہے ہیں نیز وہ امام صاحب کے سیکرٹری شپ کے فرائض بھی ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے بھی امام صاحب کی طرح اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے۔

امام صاحب نے بتایا۔ کہ چین کے پانچ کروڑ مسلمانوں کو بھی یہ جماعت اپنی تبلیغ پہنچانے کا ارادہ رکھتی ہے۔"

سنہ ۴۷-۱۹۴۶ء میں بنگال پراونشل انجمن کی تبلیغی جدوجہد

تبلیغی لٹریچر کی اشاعت: بنگالی زبان میں دو پمفلٹ شائع کئے گئے (۱) "اسلام کی فاتحانہ یلغار" اس کی دو ہزار کاپیاں شائع ہو کر مفت تقسیم کی گئیں (۲) "زمانہ ظہور امام مہدی علیہ السلام" اس کی تین ہزار کاپیاں شائع کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پڑھنے والی پبلک پر ان کا بہت عمدہ اثر ہوا۔

اس کے علاوہ پندرہ روزہ رسالہ "احمدی" باوجود شدید مشکلات کے ایک عرصہ تک باقاعدہ شائع ہوتا رہا۔ اور پچھلی بے قاعدگی کو دور کر کے اور بہت سے پچھلے نمبروں کو اکٹھے شائع کر کے باقاعدگی کی صورت اختیار کر لی تھی۔ مگر کمیونل فسادات کی وجہ سے پھر یہ رسالہ معرض التوا میں پڑ گیا۔

اجتماعی تبلیغ و تبلیغی جلسے: ڈھاکہ میں آٹھ تبلیغی جلسے منعقد کئے گئے۔ برہمن بڑیہ میں تین تبلیغی جلسے کئے گئے۔ شمالی بنگال کے ضلع جلپائی گوڑی میں بمقام بلاکوبہ ایک تبلیغی کانفرنس منعقد کی گئی۔ اور بمقام گاٹی باندھا ضلع رنگپور دارالمہدی میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔ برہمن بڑیہ میں پراونشیل انجمن کی مجلس شوریٰ منعقد کی گئی اور سالانہ جلسہ بھی ہوا اور مندرجہ ذیل جماعتوں نے بھی اپنے اپنے مقام پر سالانہ جلسے کئے۔ کروڑی خورد برہمن بڑیہ شاہجہانپور۔ تاروا۔ کھرم پور

تبلیغی سفر: خانصاحب مولوی مبارک علی صاحب امیر جماعت احمدیہ صوبہ بنگال نے مولوی ظل الرحمٰن صاحب کی معیت میں ایک لمبا تبلیغی سفر کیا۔ اس سفر کے دوران میں برہمن بڑیہ سب ڈویژن اور ضلع میمن سنگھ۔ کشور گنج سب ڈویژن کی سب جماعتوں کا معائنہ کیا۔ اور جگہ جگہ تبلیغی جلسے کرائے۔ اس علاقہ میں تیرہ جماعتیں ہیں۔

غیر احمدیوں کے جلسوں میں تقاریر: احمدی مبلغین و کارکنان انجمن احمدیہ بنگال نے عرصہ زیر رپورٹ میں غیر احمدیوں کے جلسوں پر تقریریں کیں مولوی غلام صمدانی صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی برہمن بڑیہ سب ڈویژن نے مسلم لیگ کے بہت سے جلسوں میں مسلمانوں کی تنظیم استحکام وغیرہ پر تقریریں کیں۔ مولوی ظل الرحمٰن صاحب مبلغ صدر نے بھی ایسے جلسوں میں شرکت اور پر اثر تقاریر کیں۔

نئی جماعتیں: سال زیر رپورٹ میں چار جگہ نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں (۱) کسایٹ تحصیل برہمن بڑیہ (۲) جمال پور ضلع سلہٹ (۳) بوٹی چوڑی ضلع سلہٹ (۴) رائے گنج ضلع دیناج پور۔

تعداد نومبائعین: مولوی ظل الرحمٰن صاحب کے تبلیغی سفر کے دوران میں ۱۷ احباب نے بیعت کی۔ علاقہ [illegible] میں ۲۰ اشخاص نے بیعت کی۔ علاقہ تنتر [illegible] بارہ اشخاص نے بیعت کی۔ ان میں سے بعض خواب اور آسمانی نشان دیکھ کر احمدیت میں شامل ہوئے اس کے علاوہ مبلغین اور بعض مقامی پریذیڈنٹ وغیرہ براہ راست بیعت فارم قادیان بھیجے

مکرم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بار ایٹ لاء

کی تصدیق۔ آپ کی اکسیر امراض معدہ کی گولیاں اور دوائی "فوری علاج" کو میں نے استعمال کیا۔ اور بہت مفید پایا۔

جناب سید عباس بخاری صاحب پرنسپل خیبر اورینٹل کالج پشاور

کی تصدیق۔ آپ کا منجن لاجواب واقعی مفید اور بہت اچھا ہے

جناب حکیم سید پیر احمد صاحب ہوشیارپور

کی تصدیق۔ اکسیر قرمز اچھی دوائی ہے۔ ایک شیشی اور روانہ فرمائیں

جناب خانبہادر مولوی عطاء الرحمن صاحب ایم اے

سابق ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم صوبہ آسام کی تصدیق
"زدجام عشق ایک ماہ کورس بھیجدیں پہلے بھی منگایا تھا۔ مفید پایا"

جناب سول سرجن صاحب الموڑہ یو۔پی کی بیگم صاحبہ کی تصدیق

خونی بواسیر کے لئے آپ کی بواسیری گولیاں اکسیر ہیں۔

جناب نواب ممتاز دولتانہ صاحب ایم ایل اے جنرل سیکرٹری پنجاب مسلم لیگ

کی بیگم صاحبہ محترمہ کی تصدیق۔ آپ کا سرمہ جواہر والا اور ٹھنڈا سرمہ میں استعمال کر رہی ہوں۔ بہت اچھا ہے۔

فوری علاج۔ فی شیشی اڑھائی روپے۔ پانچ روپے امرت دھارا وغیرہ کی قسم کی دواؤں سے زیادہ مفید۔ گھریلو طبیب ہے۔
اکسیر امراض معدہ معدہ کی تمام شکایات کا شافی علاج فی شیشی ۶۰ گولیاں تین روپے
منجن لاجواب ڈیڑھ روپیہ فی شیشی۔ زدجام عشق ایک ماہ کورس بارہ روپے
بواسیری گولیاں ایکماہ کورس آٹھ روپے۔ سرمہ جواہر والا چھ ماشہ شیشی پانچ روپے
ٹھنڈا سرمہ چھ ماشہ شیشی دو روپے اکسیر قرمز پانچ روپے تولہ خوراک دو رتی

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

محافظ جنین — رجسٹرڈ
حب اٹھرا
اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے

اٹھرا کیا ہے؟ جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر ان امراض سے سبز۔ سفید دست۔ پیچش۔ قے۔ درد پسلی۔ نمونیا۔ پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے۔ پھنسیاں چھالے نکلنا۔ خون کے دھبے پڑنا۔ خسرہ۔ سبارکی۔ تو ہر کی زہر باد وغیرہ سے فوت ہوتے ہوں۔ ان کے لئے حضرت خلیفہ اول نور الدین رض کی مجرب حب اٹھرا النعمت غیر مترقبہ ہے۔ اس کے استعمال سے بچے آٹھرا کے اثر سے پاک۔ ذہین۔ خوبصورت و تندرست پیدا ہو کر والدین کیلئے راحت قلب ہوتا ہے۔ پورا کورس گیارہ تولہ بارہ روپے اور فی تولہ ۱؍ ہے علاوہ محصولڈاک

المشتہر: حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

باجازت نظارت امور عامہ
جائداد کی خرید و فروخت کے متعلق
مجھ سے خط و کتابت کریں

قریشی محمد مطیع اللہ
قریشی منزل
دارالعلوم قادیان

قرص و امرکب افنتین

یہ دوا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رض کا مشہور نسخہ ہے۔ حضور اس نسخہ مبارک کو ساری عمر کثرت سے استعمال کراتے رہے۔ مندرجہ ذیل عوارض میں بے حد مفید ثابت ہوا۔
وہم۔ غم۔ ڈر شک۔ مالیخولیا۔ ہسٹیریا۔ بری عادات۔ دماغی پریشانی۔ معدہ کی خرابی جگر کی خرابی۔ بھوک کم لگنا۔ اعصابی کمزوری۔ نیند نہ آنا۔
ان سب عوارض میں اس کا استعمال نہایت مفید ہے۔
قیمت سہ ہفتہ مرکب افنتین ۴ روپے

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ نور الدین رض قادیان

ضروری خبریں

وائسرائے ہند سے گاندھی جی کی ملاقات:۔ نئی دہلی۔ ۳۱۔ مارچ:۔ گاندھی جی بہار سے دہلی پہنچ گئے ہیں۔ آج صبح آپ نے پنڈت نہرو۔ سردار پٹیل اور دیگر معتدد کانگرسی لیڈروں سے ملاقات کی۔ شام کے پانچ بجے آپ نے وائسریگل لاج میں ہندوستان کے نئے وائسرائے لارڈ ماؤنٹ بیٹن سے ملاقات کی۔ جو سوا دو گھنٹے تک جاری رہی۔ سوا گھنٹے تک لیڈی ماؤنٹ بیٹن بھی ملاقات میں شریک رہیں۔ سیاسی حلقوں کا خیال ہے۔ کہ یہ ملاقات سیاسی معاملات کے متعلق ابتدائی بات چیت کی حیثیت رکھتی ہے۔ غالباً دو تین دن تک ابھی ملاقات جاری رہے گی۔ سرکاری اعلان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس ہفتے کے آخر میں مسٹر محمد علی جناح سے وائسرائے کی گفت و شنید شروع ہو جائیگی۔ مسٹر جناح عنقریب بمبئی سے دہلی تشریف لا رہے ہیں۔

ریاستی نمائندوں میں نواب بھوپال کی تقریر:۔ بمبئی ۳۱ مارچ:۔ نواب صاحب بھوپال نے ریاستی نمائندوں کی میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اس وقت ریاستوں اور ہندوستان کی بڑی سیاسی پارٹیوں کے درمیان جو اختلافات پائے جاتے ہیں۔ میری رائے میں انہیں دور کرنے کا موزوں طریق یہ ہے۔ کہ ہندوستان کی بڑی سیاسی پارٹیوں اور ریاستی نمائندوں پر مشتمل ایک گول میز کانفرنس منعقد کی جائے جس میں علاوہ اور امور کے ملک کے ڈیفنس کے متعلق بھی مناسب سمجھوتہ کرنے کی کوشش کی جائے۔ آپ نے کہا۔ میری رائے میں وزارتی تجاویز پر پورے طور پر عمل کرنا چاہیئے۔ ریاستوں کو اس وقت تک ہندوستان کی کسی مرکزی یونین میں شامل نہیں ہونا چاہیئے۔ جب تک وہ ریاستوں کی آزادی اور خود مختاری کے متعلق والیان ریاست کا منظور کردہ ریزولیوشن تسلیم نہ کرے۔

فرقہ وارانہ فسادات کی رفتار۔ کلکتہ میں حالت ابھی تک نہیں سدھری۔ ہوڑہ کے علاقہ میں دن بھر فساد کا زور رہا۔ اس علاقہ میں ۴۰ مقامات پر آگ لگائی گئی۔ پولیس کو کئی بار گولی چلانا پڑی۔ مسٹر حسن شہید سہروردی وزیر اعظم بنگال نے مخالف پارٹی کے لیڈر مسٹر کرن شنکر رائے اور ڈاکٹر مکرجی کی معیت میں فساد زدہ علاقہ کا دورہ کیا۔ بنگال اسمبلی کی تمام پارٹیوں پر مشتمل ایک میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ اسمبلی کا اجلاس سردست ملتوی کر دیا جائے۔ تاکہ تمام ممبران کلکتہ میں امن قائم کرنے کی کوشش کی طرف اپنی توجہ مرکوز کر سکیں۔ اس سلسلے میں ایک مشترکہ امن کمیٹی بھی قائم کی گئی ہے جو ہر روز اجلاس کیا کرے گی۔ اور فساد زدہ علاقے کا دورہ کیا کرے گی۔ وزیر اعظم نے ایک بیان میں کہا حکومت امن قائم کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے گی۔ اسمبلی کا اجلاس ملتوی کرنے سے گو بہت سے ضروری کاموں میں حرج واقع ہو گا۔ لیکن قیام امن سب سے زیادہ ضروری ہے۔

بمبئی میں اکا دکا طور پر چھرا گھونپنے کی وارداتیں دن بھر ہوتی رہیں۔ گورنر بمبئی نے پولیس ہیڈ کوارٹرز میں صوبہ کے وزیر اعظم ہوم منسٹر اور دیگر حکام سے ملاقات کی۔ اور قیام امن کے سلسلے میں مشورہ کیا۔ کانپور میں صرف ایک واقعہ ہوا۔ جب کہ لوگ کرفیو آرڈر کی پابندی توڑتے ہوئے جمع ہو گئے۔ لیکن بعد میں انہیں منتشر کر دیا گیا۔ اس کے سوا شہر میں کوئی واقع نہیں ہوا۔ البتہ خوف و ہراس اور اضطراب پایا جاتا ہے۔

رانچی میں صورت حالات سدھر گئی ہے۔ بہار کے وزیر صحت نے رانچی کے باشندوں سے اپیل کی ہے کہ وہ سیاسی اختلافات کی وجہ سے ایک دوسرے کا خون نہ بہائیں۔ اس سے کسی قوم کو بھی فائدہ نہ ہو گا۔ صوبہ سرحد میں ایک ریلوے سٹیشن سے تین میل کے فاصلہ پر ایک گاڑی کو بموں سے اڑانے کی کوشش کی گئی۔ لیکن بم قبل از وقت پھٹ جانے کی وجہ سے کوئی حادثہ پیش نہ آیا۔ الہ آباد میں گذشتہ دو دنوں سے دو علاقوں میں کچھ وارداتیں ہوئی تھیں۔ حکومت نے ان علاقوں پر دو ہزار اور تین ہزار روپیہ کے اجتماعی جرمانے کر دیئے ہیں۔

مسلم لیگ کونسل آف ایکشن کی قرارداد:۔ نئی دہلی ۳۱ مارچ۔ آج مسلم لیگ کی کونسل آف ایکشن کی میٹنگ مسٹر محمد اسمٰعیل خان کی صدارت میں ہوئی جس میں خواجہ ناظم الدین۔ نواب صدیق علی اور سردار عبد الرب نشتر بھی شریک ہوئے۔ راجہ غضنفر علی خان ممبر حکومت ہند بھی خاص دعوت پر اس میں شامل ہوئے۔ کونسل نے ایک قرارداد پاس کی ہے۔ جس میں حکومت سرحد کے موجودہ رویہ پر کڑی نکتہ چینی کی گئی ہے۔ اور کہا گیا ہے۔ کہ حکومت سرحد اپنے سیاسی مخالفوں پر ناواجب طور پر سختی کر رہی ہے۔ قرارداد میں پیر آف مانکی کی گرفتاری کی مذمت کی گئی ہے۔ ایک اور قرارداد میں حکومت پنجاب سے کہا گیا ہے۔ کہ اس نے افسروں کو جو خاص اختیارات دے رکھے ہیں۔ ان کے ناجائز اور غلط استعمال کو روکا جائے تاکہ بے قصور لوگوں پر ظلم نہ ہونے پائے۔

وزیر اعظم انڈونیشیا ہندوستان میں:۔ نئی دہلی یکم اپریل۔ کل آدھی رات کو ڈاکٹر شہریار وزیر اعظم انڈونیشیا نئی دہلی پہنچ گئے۔ آپ آج ایشیائی کانفرنس میں شریک ہو کر تقریر کریں گے۔ ہوائی اڈے پر پنڈت نہرو کے علاوہ ڈچ کونسل جنرل نے ان کا استقبال کیا۔ آپ نے ایک بیان میں کہا میں سو دو برس کی طویل مدت کے بعد پہلی بار اپنے ملک سے باہر آیا ہوں۔ امید ہے کہ انڈونیشیا اور ہندوستان کے درمیان گہرے دوستانہ تعلقات قائم ہو جائیں گے۔ آپ نے کہا مجھے افسوس ہے۔ کہ ایشیائی کانفرنس میں جاپان کو شریک ہونے کا موقعہ نہیں ملا۔ مجھے امید ہے کہ کانفرنس کے آئندہ اجلاس میں وہ بھی اس میں بھی شریک ہو سکے گا۔

ایشیائی کانفرنس کے مسلمان نمائندوں کا اعلان:۔ علی گڑھ ۳۱۔ مارچ۔ مختلف اسلامی ممالک کے نمائندوں نے جو ایشیائی ممالک کی کانفرنس میں شامل ہونے آئے تھے۔ آج علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے طلبہ کے روبرو تقریریں کیں۔ ان سب نے پاکستان کے نظریہ کی تائید و حمایت کی انڈونیشی نمائندہ نے محمد علی جناح کی قائدانہ قابلیت و صلاحیت کا اعتراف کرتے ہوئے اعلان کیا کہ مسٹر محمد علی جناح نہ صرف دس کروڑ مسلمانان ہند کے لیڈر ہیں۔ بلکہ ۷ کروڑ اسلامیان انڈونیشیا کے بھی لیڈر ہیں۔ مصری نمائندہ نے بتلایا کہ پچھلے دنوں مصر کے مسلم اکابر نے محمد علی جناح کے روبرو تجویز پیش کی تھی۔ کہ بحر اطلانتک (اوقیانوس) سے بحر الکاہل تک متحدہ عالم اسلام قائم کیا جائے جو متحد ہونے کے علاوہ مضبوط اور طاقتور بھی ہو۔

سرحد میں مسلم لیگ کی ایجی ٹیشن:۔ پشاور یکم اپریل صوبہ کے طول و عرض میں مسلم لیگ کی طرف سے جاری کردہ سول نافرمانی کی مہم جاری ہے۔ کل مختلف مقامات پر جلسوں اور جلوسوں اور مظاہروں کا سلسلہ جاری رہا۔ پولیس کے مختلف تھانوں اور شراب کی دکانوں پر پکٹنگ بھی کی جاتی ہے اور اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔ گرفتار شدگان میں سے بعض کو سزائے قید دی جاتی ہے۔ اور اکثر کو بعد میں رہا کر دیا جاتا ہے۔ پیر آف مانکی کی گرفتاری پر عوام میں بہت غم و غصہ اور ناراضگی کا اظہار کیا جاتا ہے

ناگپور یکم اپریل:۔ سی پی کی اسمبلی نے نشہ بندی سے متعلق ترمیم بل پاس کر دیا ہے۔ اب یہ بل قانون کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ اس کے ماتحت ہر اس شخص کو سزا دی جا سکتی ہے۔ جو نشہ کی حالت میں پایا جائے۔

مجلس انصار اللہ کا اجلاس عام

مناسب خیال کیا گیا ہے۔ کہ ۵ اپریل بروز ہفتہ نماز فجر کے بعد معاً مسجد مبارک میں ایک گھنٹہ کے لئے انصار اللہ کا جلسہ عام منعقد کیا جائے۔ اس اجلاس میں مقامی مجالس کے اراکین کے علاوہ بیرونی انصار اللہ کے جملہ اراکین بھی جو مجلس مشاورت کے لئے تشریف لائیں گے۔ شمولیت کریں گے۔ اس اجلاس میں مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری کی تقریر کے علاوہ بعض بزرگان سلسلہ احمدیہ کے اہم پیغامات بھی پڑھے جائیں گے۔ انشاء اللہ:۔

سب دوستوں سے توقع ہے۔ کہ وہ اس اجلاس میں ضرور شریک ہوں گے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان)